اَنۡفُسَكُمۡ	اِنَّكُمۡ ظَلَمۡتُمۡ	يٰقَوۡمِ	لِقَوۡمِهٖ	وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى
اپنے اوپر	بیشک تم نے ظلم کیا	اے میری قوم!	اپنی قوم سے	اور جب کہا موسیٰ نے

اَنۡفُسَكُمۡ ؕ	فَاقۡتُلُوۡۤا	اِلٰى بَارِئِكُمۡ	فَتُوۡبُوۡۤا	بِاتِّخَاذِكُمُ الۡعِجۡلَ
اپنے آپ کو،	اور تم قتل کرو	اپنے پیدا کرنے والے کی طرف،	لہٰذا رجوع کرو تم	(معبود) بنا کر بچھڑے کو

فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ ؕ	عِنۡدَ بَارِئِكُمۡ ؕ	ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ
سو اس نے توبہ قبول کر لی تمہاری،	تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک،	یہ بہتر ہے تمہارے لیے

الرَّحِيۡمُ (54)	اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
خوب رحم کرنے والا۔	بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا،

مختصر شرح

- يٰقَوۡمِ...: حضرت موسیٰؑ کے صبر اور نرم دلی کا اندازہ لگایئے کہ وہ لوگوں کو "اے میری قوم" کہہ کر بلا رہے ہیں حالانکہ انہوں نے شرک جیسا بڑا گناہ کیا تھا۔ اس میں ہر ایک داعی کے لیے سبق ہے کہ لوگوں کے ساتھ کیسا رویہ ہو۔
- اِنَّكُمۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ...: اللہ نے تمہیں اشرف المخلوقات بنایا اور تم نے جانور کی پرستش کی جو کوئی اختیار نہیں رکھتا، بلکہ جانور کے پتلے کی پرستش کی۔ واقعی یہ بہت بڑا ظلم تھا جو تم نے اپنے آپ پر کیا۔
- فَتُوۡبُوۡۤا...: حضرت موسیٰؑ نے شرک کرنے والے گنہگاروں کو ان کے حال پر نہیں چھوڑ دیا، بلکہ آپ نے کوشش کی کہ وہ توبہ کریں اور انہیں اللہ سے معافی کا پروانہ مل جائے۔
- بَارِئِكُمۡ...: اللہ تعالیٰ "البارئ" ہے یعنی جو ہر چیز کو عدم سے وجود میں لاتا ہے اور اسے اپنی حکمت، پلان اور ڈیزائن کے مطابق تیار کرتا ہے۔
- اس گناہ کی توبہ کے طور پر انہیں حکم دیا گیا کہ ان لوگوں کو قتل کر دیا جائے جن لوگوں نے کھلے معجزات کو اور اللہ کے انعامات کو دیکھنے کے بعد اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کی تعلیمات اور نصیحتوں کے بعد بھی شرک کیا۔
- بَارِئِكُمۡ...بَارِئِكُمۡ: ایک ہی لفظ کو دو بار ذکر کیا گیا ہے۔ بنی اسرائیل کو سمجھ لینا چاہیے تھا کہ وہ بچھڑا تو اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوقات میں سے ایک چھوٹی سی مخلوق ہے، اور جب اللہ اَلۡبَارِئُ ہے تو پھر انھوں نے ایک بچھڑے کی عبادت کیسے کی؟
- فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ...: اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا ہے اور شرک کی سزا ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا ان کے اللہ کی بیان کی ہوئی سزا پر عمل کی وجہ سے۔
- التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ...: جب بھی ہم اللہ تعالیٰ کی اس قسم کی صفات کو سنیں تو ہمیں فوراً اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت اور رحم و کرم کی

دعا کرنا چاہیے۔ مثلاً: اے اللہ! آپ نے بنی اسرائیل کو شرک جیسا بڑا گناہ کرنے کے بعد بھی معاف کر دیا تھا، پس مجھے بھی معاف کر دیجیے۔

حدیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ کہتا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین برابر بھی گناہ کر بیٹھے اور پھر مجھ سے (مغفرت طلب کرنے کے لیے) ملے اس حال میں کہ میرے ساتھ کسی طرح کا شرک نہ کیا ہو تو میں تیرے پاس اس کے برابر مغفرت لے کر آؤں گا (اور تجھے بخش دوں گا)۔ (ترمذی: 3540)

اسباق، دعا اور پلان

ان آیات سے کئی اسباق، دعائیں اور پلانس بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

- بنی اسرائیل کو کہا گیا تھا کہ توبہ کرو، اور اس کی شکل یہ تھی کہ جن لوگوں نے شرک کیا ہے انہیں قتل کیا جائے۔
- شرک جیسے بڑے گناہ کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔
- اللہ تعالیٰ بار بار توبہ قبول فرماتا ہے اور وہ بہت زیادہ رحم کرنے والا اور نرمی کرنے والا ہے۔

دعا: اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ.(الأدب المفرد: 716)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ جان بوجھ کر کسی کو شریک کروں اور میں تجھ سے ان گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں جن کو میں نہیں جانتا۔

پلان: ان شاء اللہ! میں روزانہ استغفار اور توبہ کرتا رہوں گا۔

اسماء اور افعال

اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

افعال: نیچے دیے گئے افعال کی TPI کے ساتھ مشق کیجیے

تکرار	مادہ اور کوڈ	فعل ماضِ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام	معانی
266	ظ ل م ض	ظَلَمَ	يَظْلِمُ	اِظْلِم	ظَالِم	مَظْلُوْم	ظُلْم	ظلم کرنا
93	ق ت ل ذ	قَتَلَ	يَقْتُلُ	اُقْتُلْ	قَاتِل	مَقْتُوْل	قَتْل	قتل کرنا
1715	ق و ل قا	قَالَ	يَقُوْلُ	قُلْ	قَابِل	مَقُوْل	قَوْل	کہنا
72	ت و ب قا	تَابَ	يَتُوْبُ	تُبْ	تَابِب	–	تَوْبَة	توبہ کرنا

اسماء

واحد	جمع	معانی
قَوْم	أَقْوَام	قوم
نَفْس	أَنْفُس	نفس، جان